ھدایۃُ الحکمۃ

10 فصلوں کا خلاصہ

معلّم:

حضرت علّامہ مولانا محمّد اختر رضا عطّاری مدَنی

درَجہ:

6th Year جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ جھنگ

غلَطی پائیں تو برائے کرم مطّلع فرمائیں

0312.4254825

جزاکم اللہُ خیرًا کثیرًا کثیرًا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فلاسفہ کیساتھ ہمارا 3 طرح سے اختِلاف ہے۔

1۔ لفظی جیسے ہم اللہ عزّوجلّ کہتے ہیں تو فلسفی اُسے جوہر کہتے ہیں۔

2۔ جو ضروریاتِ دین سے نہ ٹکرائے جیسے ہم کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں فرمانِ الٰہی ہے کہ لوگوں کو ڈرانے کیلئے سورج گرہن لگایا جبکہ اُنکے ہاں سورج اور زمین کے درمیان چاند آنے سے گرہن لگا۔

3۔ جو ضروریاتِ دین سے ٹکرائے جیسے فلاسفہ کے ہاں محشر کا تصوُّر نہیں اُنکی دلیل کہ ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کے بعد گوشت کیسے چڑھے گا حالانکہ یہ نصِّ قرآنی کیخلاف ہے۔

مصنّف علّامہ اثیر الدّین المفضّل بن عمر الابھری المتوفّٰی 663ھ نے القسم الثانی فی الطبعیات کو 3 فنون پر مرتّب کیا، پہلا فن اجسام کو عام ہے جو کہ 10 فصلوں پر مشتمل ہے۔

1۔ فصلٌ فی اِبطالِ الجُزءِ الّذی لا یَتَجَزّأ

ہم اگر 2 اجزاء کے مابین 1 جزء فرض کریں تو وہ جزء دونوں اجزاء کے آپس میں مِلنے سے مانع ہو گا یا نہیں، اسکے علاوہ کوئی اور صورت نہیں، کیونکہ اگر مانع نہ ہو تو دونوں اجزاء آپس میں مل جائیں گے، پس نہ درمیان رہے گا نہ کنارہ، تحقیق ہم نے وسط اور طرف کو فرض کیا اور یہ دلیلِ خُلف ہے۔ پس وسط کا دونوں کناروں کا مِلنے سے مانع ہونا ثابت ہوا۔ وسط کا 2 طرفوں میں سے 1 کیساتھ ملا ہونا اسکا غیر ہے جو دوسرے کنارے سے ملا ہوا ہے پس یہ تقسیم ہو گیا۔

اگر ہم 2 اجزاء کے ملنے کی جگہ پر 1 جزء فرض کریں تو پس ان دونوں اجزاء میں سے 1 کیساتھ ملا ہو گا یا دونوں کیساتھ یا دونوں کے مجموعے کیساتھ۔ پہلی صورت محال ہے ورنہ ملنے کی جگہ پر نہ ہونا لازم آئیگا۔ پس آخری 2 اقسام میں سے 1 خاص ہو جائیگی، پس لازمی طور پر تقسیم ہونا پایا گیا۔

2۔ فصلٌ فی اِثباتِ الھَیولیٰ

ہر جسم حال (صورتِ جسمیہ) اور محل (ھیولی) سے مرکب ہے۔ اسکی دلیل کہ بعض اجسام قابلِ انفکاک یعنی جدائیگی کو قبول کرتے ہیں جیسے آگ اور پانی۔ پس ان اجسام کافی نفسہ متصل واحد ہونا لازم ہے ورنہ جزء لا یتجزی لازم آئیگا۔ ان اجسام میں انفصال مقدار، مقدار کی صورتِ مستلزمہ یا پھر کسی اور وجہ سے ہو گا۔ پہلی 2 صورتیں محال ہیں ورنہ اجتماعِ اتصال و انفصال لازم آئیگا۔ پس تیسری صورت متعین ہو گئی جو کہ ھیولی ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ جسم صورت اور ھیولی سے مرکب ہے، تو معلوم ہوا کہ ہر جسم صورت اور ھیولی سے ہی مرکب ہے۔ کیونکہ طبیعتِ مقدار یہ اپنے محل سے بے پرواہ ہو گی یا نہیں، بے پرواہ ہونا محال ہے کیونکہ اس صورت میں جسم کو مادہ سے جدا ماننا لازم آرہا ہے، حالانکہ پہلے جسم میں ھیولی کو ثابت کیا جا چکا ہے۔ پس دوسری صورت متعین ہو گئی کہ ہر جسم صورت اور ھیولی سے مرکب ہے۔

3۔ فصلٌ فی اَنّ الصّورۃَ الجسمیّۃَ لا تَتَجَرَّدُ عن الھَیولیٰ

ہر جسم کیلئے ھیولی ثابت ہے۔ اگر بغیر ھیولی جسم کا وجود مانیں تو وہ متناہی ہو گا یا غیر متناہی۔ غیر متناہی ہونا باطل ہے کیونکہ ہر جسم متناہی ہے کہ 1 مبدأ (آغاز کی جگہ) سے 2 خطوط کھینچے جائیں تو ان 2 حاصروں کے مابین فاصلہ کم ہو گا یا زیادہ۔ بہر صورت متناہی ہو گا ورنہ 2 حاصروں کے مابین محصور کا غیر متناہی ہونا لازم آئیگا۔

متناہی ہونا بھی باطل ہے کہ اس صورت میں اسکو 1 یا زیادہ حدّیں لازم ہونگی، بہر صورت وہ کسی نہ کسی شکل میں متشکل ہوگی۔ حد کی بناپر جو بھی شکل لازم ہوگی وہ جسمِ ذاتی، سببِ لازم یا سببِ عارض کی بناپر ہوگی۔ پہلی دونوں صورتیں محال ہیں کہ اس صورت میں ہر شکل کا 1 ہی صورت میں متشکل ہونا لازم آئیگا جو کہ باطل ہے۔ سببِ عارض بھی محال ہے کیونکہ اس صورت میں اسکو کبھی شکل لاحق ہوگی اور کبھی زائل ہوجائیگی، جبکہ صورت کسی نہ کسی شکل میں متشکل ہوتی ہے۔ پس یہ انفصال کو قبول کرنیوالی ہوگی حالانکہ ھیولی ہی انفصال کو قبول کرتا ہے۔ ہر وہ شے جو انفصال کو قبول کرے وہ صورت اور ھیولی سے مرکب ہوتا ہے۔ پس صورت کو ھیولی سے خالی ماننا لازم آیا حالانکہ یہ اس سے ملی ہوئی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ صورتِ جسمیہ ھیولی سے جدا نہیں۔

4۔فصلٌ فی اَنّ الھَیولیٰ لا تَتَجَرَّدُ عن الصّورۃ

ھیولی صورت سے خالی نہیں ہوتا۔ اگر صورت سے خالی مانیں تو وہ ذاتِ وضع ہوگی یا نہیں۔ ذاتِ وضع سے مراد اس کیطرف اشارہ کیا جاسکتا ہوگا۔ یہ دونوں باطل ہیں۔

ذاتِ وضع ہونا اس بناپر باطل ہے کہ وہ تقسیم ہوسکے گا یا نہیں۔ تقسیم نہ ہونا باطل ہے کیونکہ جو بھی وضع ہوا ہے وہ تقسیم ہوسکتا ہے جیسے جزءلایتجزی میں گزرا۔ اگر تقسیم ہوسکتا ہے تو وہ 1، 2 یا 3 جہات میں تقسیم ہوگا۔ 1 میں ہو تو خطِ جوھری، 2 میں ہو تو سطحِ جوھری، 3 میں ہو تو جسم ہے۔ اور یہ تینوں باتیں ہیں کیونکہ خط کا وجود استِقلال کے طریقے پر محال ہے کہ اگر اسکے دونوں طرف سطح رکھیں تو یہ بھی جزء لایتجزی والی دلیل کیطرح 2 حصّوں میں تقسیم ہوجائیگا، اسی طرح سطح کے دونوں طرف جسم رکھیں تو یہ بھی منقسم ہوجائیگا، جبکہ جسم کے بارے میں پہلے بیان ہوچکا کہ یہ صورت اور ھیولی سے مرکب ہے۔

اگر غیر ذاتِ وضع ہو تو صورتِ جسمیہ کا ھیولی کیساتھ ملنے کیصورت میں وہ تمام احیاز میں ہوگی یا کسی بھی حیّز میں نہ ہوگی، اور یہ دونوں باطل ہیں۔ کیونکہ پہلی صورت میں ہر جسم کا تمام احیاز میں پایا جانا لازم آرہا ہے جو کہ باطل ہے۔ جبکہ دوسری صورت میں جسم کا کسی بھی حیّز میں نہ ہونا لازم آرہا ہے جو کہ باطل ہے، کیونکہ ہر جسم کا حیّز ہوتا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بعض حیّز میں ہو اور بعض میں نہ ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اس سے ترجیح بلامرجح لازم آرہا ہے جو کہ محال ہے۔ کہا کہ ترجیح بلامرجح نہیں ہے کہ جب سمندر سے پانی بخارات

بن کر اُڑتا ہے تو وہ صرف اسی کی حیّز میں رہتا ہے تمام احیاز میں نہیں جاتا۔ تو جواب دیا کہ یہ ترجیح مع مرجح ہے نہ کہ بلا مرجح، کیونکہ یہاں پر وضعِ سابق نے وضعِ لاحق کو ترجیح دی یعنی قُربِ مکان کیصورت میں ترجیح پائی جارہی ہے کہ جو حیّز اسکے قریب تھا بخارات وہاں کے حیّز میں پایا گیا۔

5۔فصلٌ فی الصّورۃِ النّوعیۃ

اجسامِ طبعیہ میں سے ہر 1 کی علیحدہ صورت ہوتی ہے نہ کہ صورت جسمیہ، کیونکہ بعض اجسام کا بعض احیاز میں ہونا اور بعض میں نہ ہونا ان وجوہات کی بنا پر ہو گا۔ 1•امرِ خارج، 2•ھیولی، 3•جسمِ عامہ، 4•نوعیت۔

1•امرِ خارج اس بنا پر نہیں ہو سکتا کہ آگ سے پانی عارضی طور پر گرم ہوتا ہے بعد میں گرمائش زائل ہو جاتی ہے۔

2•ھیولی اس بنا پر نہیں ہو سکتا کہ یہ فاعل نہیں بلکہ مُنفَعِل یعنی اثر قبول کرتا ہے۔

3•جسمِ عامہ اس بنا پر نہیں ہو سکتا کہ اس صورت میں ہر جسم کا 1 ہی حیّز میں پایا جانا لازم آرہا ہے جو کہ باطل ہے۔

4•نوعیت تو معلوم ہوا کہ نوعیت ہی کیوجہ سے ہر جسم کی صورت مختلف ہے جیسے انسان، بکری، اونٹ وغیرہ۔

ھیولی صورت کے بغیر نہیں پایا جا سکتا کیونکہ ھیولی صورت بننے سے پہلے بالفعل موجود نہیں ہوتا جبکہ شے کے وجود سے پہلے علتِ فاعلیہ کا اس میں پایا جانا لازم ہے، اسی طرح صورت بھی ھیولی کیلئے علت نہیں کیونکہ صورت کا وجود شکل کیساتھ پایا جانا لازم ہے اور شکل ھیولی سے پہلے نہیں پائی جاتی۔ اگر وجودِ ھیولی کیلئے صورت علت ہو تو اِسکا ھیولی پر مقدم ہونا لازم آئیگا۔ پس ہر 1 کے وجود کا الگ سبب ہے، ھیولی اپنی بقا کیلئے صورت کا محتاج ہے جبکہ صورت متشکل ہونے کیلئے ھیولی کا محتاج ہے۔

6۔فصلٌ فی المکان

مکان کی 2 تعریفات کیں۔ 1• خلا، 2• جسمِ حاوی کا وہ اندرونی حصہ جو جسمِ محوِی کے بیرونی حصے سے ملا ہوا ہو۔

خلا کہنا باطل ہے، کیونکہ اس سے مراد یا تو لاشئ ہے یا ایسی دوری جو موجود ہو لیکن مادہ سے خالی ہو۔ لاشئ اس بنا پر باطل ہے کہ مکان چھوٹا ہو گا یا بڑا، جبکہ جو چھوٹا بڑا ہو وہ لاشئ نہیں ہوتا۔ اور بُعد (دوری) کا وجود مادہ سے خالی ہونا باطل ہے کیونکہ اگر بُعد کا وجود ھیولی سے خالی مانیں تو محل سے بے پرواہ ہونا لازم آئیگا جو کہ محال ہے حالانکہ یہ اس سے ملی ہوئی ہے پس دوسری تعریف متعین ہو گئی۔

7۔ فصلٌ فی الحیِّز

ہر جسم کیلئے حیِّز طبعی ہوتا ہے۔ اگر ہم عدمِ قواسر (بیرونی عوامل کا عمل نہ کرنا) فرض کریں پھر بھی جسم حیِّز میں پایا جائیگا۔ جسم کو جو حیِّز لاحق ہو گی وہ اسکی ذات کیوجہ سے یا قواسر کیوجہ سے ہو گی۔

قواسر نہیں ہو سکتا کیونکہ ہم نے عدمِ قواسر فرض کیا ہے، پس معلوم ہوا کہ حیِّز اسکی ذات کیوجہ سے لاحق ہو گی۔

1 جسم کے 2 حیِّز نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ جسم دونوں احیاز میں ہو گا یا کسی میں نہیں، حالانکہ یہ دونوں صورتیں بداھۃً باطل ہیں کیونکہ 1 جسم کا 1 ہی حیِّز میں پایا جانا لازم ہے۔

اگر جسم 1 حیِّز میں ہو اور دوسرے میں نہ ہو تو دوسرا حیِّز اسکو طلب کریگا یا نہیں، اگر طلب نہ کرے تو دوسرے حیِّز کا غیر ذاتی ہونا لازم آرہا ہے اور اگر دوسرا طلب کرے تو پہلے حیِّز کا غیر ذاتی ہونا لازم آئیگا۔

8۔ فصلٌ فی الشّکل

ہر جسم کیلئے طبعی شکل ہوتی ہے۔ بیشک ہر جسم متناہی ہے اور ہر متناہی متشکل ہے اور ہر متشکل کیلئے شکلِ طبعی ہے، پس ہر جسم کیلئے شکلِ طبعی ہے۔

ہر متناہی اسلیے متشکل ہے کہ اسے 1 یا زیادہ حدیں لازم ہونگیں بہر صورت متشکل ہو گی، اگر عدمِ قواسر فرض کریں پھر بھی لازمی طور پر شکلِ معین پائی جائیگی، اور یہ شکل طبعی ہو گی یا قاسر کیوجہ سے قاسر محال ہے کیونکہ عدمِ قواسر فرض کیا ہے۔ پس طبعی متعین ہو گئی کہ ہر جسم کی شکل طبعی ہوتی ہے۔

9۔ فصلٌ فی الحرکۃِ و السّکون

حرکت سے مراد فھی الخروج مِن القوّۃ الی الفعل علی سبیل التّدریج یعنی تدریج کے طریقے پر قوت سے فعل کیطرف نکلنا۔

سکون سے مراد فھوعدم الحرکۃِ عمّا مِن شأنہ أن یتحرّك یعنی حرکت والی شے کا حرکت نہ کرنا۔

ہر جسم متحرک ہے اور اسکو حرکت دینے والا جسم کے علاوہ ہے، اگر جسم حرکت دے تو ہر جسم کا ہر وقت متحرک ہونا لازم آئیگا جو کہ باطل ہے۔ حرکت کی 4 اقسام ہیں۔

1• کم یعنی چھوٹا بڑا ہونا،

2• کیف یعنی پانی کا صورتِ نوعیہ کی بقا کیساتھ ٹھنڈا یا گرم ہونا، اِسے حرکتِ استحالہ بھی کہتے ہیں،

3• أین یعنی جسم کا 1 جگہ سے دوسری جگہ آہستہ آہستہ منتقل ہونا، اِسے حرکتِ نُقلہ بھی کہتے ہیں،

4• وضع یعنی جسم کا اپنے مدار میں حرکت کرنا۔

حرکتِ ذاتیہ کی 3 اقسام ہیں۔ 1• قسریہ، 2• ارادیہ، 3• طبعیہ۔ اگر حرکت دینے والی قوت خارج سے مستفاد ہو تو قسریہ ہے۔ اگر خارج سے مستفاد نہ ہو تو حرکت دینے والی قوت اپنے شعور سے ہو گی یا نہیں، اگر اپنے شعور سے ہو تو ارادیہ ورنہ طبعیہ ہے۔

10۔ فصلٌ فی الزّمان

اگر 2 حرکتوں کو فرض کریں اور ان میں سے 1 تیز جبکہ دوسری سست ہو تو دونوں کے چھوڑنے اور پکڑنے میں جو مقدارِ مسافت ہے وہ زمانہ ہے، دوسری تعریف کی کہ حرکت کی مقدار کا نام زمانہ ہے۔

غیر قارّ سے مراد جسکو قرار نہ رہے لہٰذا زمانہ غیر قارّ ہے اور یہ غیر قارّ کا ہی ہو گا نہ کہ قارّ والی شے کا کیونکہ یہ خود غیر قارّ ہے۔

فلاسفہ نے زمانے کے ازلی ہونے پر دلیل دی کہ زمانہ پہلے عدَم (نہ) تھا، اسکا وجود بعد میں پایا گیا۔ تو قبلیت (عدم) بَعدیت (وجود) کے ساتھ نہیں پائی گئی اور ایسی قبلیت جو بَعدیت کیساتھ نہ پائی جائے وہ زمانہ ہے۔ اس صورت میں زمانے سے پہلے زمانہ پایا گیا۔

اسی طرح فلاسفہ نے زمانے کے ابدی ہونے پر دلیل دی کہ قبلیت میں وجود ہے جبکہ بَعدیت میں عدم ہو گا، تو یہاں بھی قبلیت بَعدیت کیساتھ نہیں پائی جارہی جو کہ زمانہ ہے۔ اس صورت میں زمانے کے بعد زمانہ پایا گیا۔

نَعُوذُ بِاللّٰہِ تعالیٰ